آرا و افکار

ڈاکٹر محی الدین غازی*

اردو تراجم قرآن پر ایک نظر

مولانا محمد امانت اللہ اصلاحی کے افادات کی روشنی میں-۱۴

(۷۴) امداد کا ترجمہ

عربی میں لفظ 'امداد' کا مطلب مدد بہم پہونچانا بھی ہوتا ہے، اور محض عطا و نوازش کے لیے بھی لفظ 'امداد' آتا ہے۔

فیروزآبادی لکھتا ہے:

والإِمْدادُ: تأخيرُ الأجَلِ، وأَن تَنْصُرَ الأجْنادَ بِجَماعَةٍ غيرِكَ، والإِعْطاءُ، والإِغاثَةُ . (القاموس المحيط.)

فیروزآبادی کی اس بات پر یہ اضافہ مناسب ہوگا کہ تطویل وتوسیع کے معنی میں دراصل 'مد' ثلاثی مجرد آتا ہے، اور 'امداد' ثلاثی مزید اس معنی میں 'فی' کے ساتھ آتا ہے۔

قرآن مجید میں یہ لفظ دونوں معنوں میں آیا ہے، موقع ومحل سے مفہوم متعین ہوتا ہے، لیکن مترجمین سے اس لفظ کے مفہوم کو متعین کرنے میں غلطی بھی ہو جاتی ہے۔

امداد بمعنی مدد پہونچانا

لفظ 'امداد' کے مذکورہ ذیل تینوں استعمالات مدد پہونچانے کے معنی میں ہیں، میرے علم کی حد تک مختلف زبانوں کے تمام مترجمین نے ان کا ترجمہ مدد کرنے کا کیا ہے، اور کسی نے مدد کے علاوہ کوئی اور ترجمہ نہیں کیا ہے:

(۱) إِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَن يَكْفِيكُمْ أَن يُمِدَّكُمْ رَبُّكُم بِثَلاَثَةِ آلاَفٍ مِّنَ الْمَلآئِكَةِ مُنزَلِينَ۔ بَلَى إِن تَصْبِرُواْ وَتَتَّقُواْ وَيَأْتُوكُم مِّن فَوْرِهِمْ هَـذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُم بِخَمْسَةِ آلافٍ مِّنَ الْمَلآئِكَةِ مُسَوِّمِينَ۔ (آل عمران:۱۲۴، ۱۲۵)

"(یاد کرو) جب تم مسلمانوں سے کہہ رہے تھے کہ کیا تمہارے لیے کافی نہیں ہے کہ تمہارا رب، تین ہزار تازہ دم اتارے ہوئے فرشتوں سے، تمہاری مدد فرمائے؟ ہاں اگر تم ثابت قدم رہو گے اور بچتے رہو گے اور وہ (دشمن) تمہارے اوپر آدھمکے، تو تمہارا رب، پانچ ہزار فرشتوں سے تمہاری مدد فرمائے گا، جو اپنے خاص نشان لگائے ہوں

* ہیڈ آف ریسرچ، دارالشریعۃ متحدہ عرب امارات۔ mohiuddin.ghazi@gmail.com

گے'' (امین احسن اصلاحی)

(۲) إِذۡ تَسۡتَغِيثُونَ رَبَّكُمۡ فَاسۡتَجَابَ لَكُمۡ أَنِّى مُمِدُّكُم بِأَلۡفٍ مِّنَ الۡمَلاَئِكَةِ مُرۡدِفِينَ۔ (الانفال:۹)

''اور (یاد کرو) جبکہ تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے تو اس نے تمہاری فریاد سنی کہ میں ایک ہزار فرشتے تمھاری کمک پر بھیجنے والا ہوں جن کے پرے کے بعد پرے نمودار ہوں گے'' (امین احسن اصلاحی)

امداد بمعنی عطیہ اور نوازش

مذکورہ ذیل تمام آیتوں میں امداد نوازش کے معنی میں ہے، تاہم بعض مترجمین نے ان تمام آیتوں کا اور بعض نے ان میں سے بعض آیتوں کا ترجمہ مدد پہونچانے کا کیا ہے، جو قرین صواب نہیں ہے۔

(۱) وَاتَّقُوا الَّذِىٓ أَمَدَّكُم بِمَا تَعۡلَمُونَ۔ أَمَدَّكُم بِأَنۡعَامٍ وَبَنِينَ۔ (الشعراء:۱۳۲،۱۳۳)

''اور اس اللہ سے ڈرو جس نے ان چیزوں سے تمھیں مدد پہنچائی، جن کو تم جانتے ہو، اس نے تمھاری مدد کی چوپایوں اور اولاد سے'' (امین احسن اصلاحی، اس ترجمہ میں ایک اور غلطی یہ ہوئی کہ الذی کا ترجمہ اللہ کیا ہے، جو لفظ کے مطابق نہیں ہے، صحیح ترجمہ ہوگا: ''اس ہستی سے ڈرو''، اور چونکہ اللہ کا ذکر پہلے صراحت کے ساتھ آچکا ہے، اس لیے الذی اسی کی صفت ہے)

''اور اس (اللہ) سے ڈرو جس نے تمہاری ان چیزوں سے امداد کی جن کو تم جانتے ہو، (یعنی) مواشی اور بیٹوں اور باغوں اور چشموں سے تمہاری امداد کی'' (اشرف علی تھانوی) (وجنات وعیون کا بھی ترجمہ شامل ہے۔)

مذکورہ بالا دونوں ترجموں کے مقابلے میں ذیل کے ترجمے درست ہیں،

''اور ڈرو اس سے جس نے تم کو پہنچایا ہے جو کچھ جانتے ہو، پہنچائے تم کو چوپائے اور بیٹے۔'' (شاہ عبدالقادر)

''ڈرو اُس سے جس نے وہ کچھ تمہیں دیا ہے جو تم جانتے ہو۔ تمہیں جانور دیے، اولادیں دیں۔'' (سید مودودی)

Freely has He bestowed on you cattle and sons,-(Yousuf Ali)

مذکورہ بالا ترجموں میں (اتقوا) کا ترجمہ ''ڈرو'' کیا گیا ہے، مولانا امانت اللہ اصلاحی کا خیال ہے کہ اصل مادہ اور کلام کے موقع ومحل کے لحاظ سے صحیح ترجمہ ڈرو نہیں ہے، بلکہ ''ناراضگی اور نافرمانی سے بچنے کی کوشش کرو'' ہے۔

(۲) ثُمَّ رَدَدۡنَا لَكُمُ الۡكَرَّةَ عَلَيۡهِمۡ وَأَمۡدَدۡنَاكُم بِأَمۡوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلۡنَاكُمۡ أَكۡثَرَ نَفِيراً۔ (الاسراء:۶)

''پھر ہم نے تمھاری باری ان پر لوٹائی اور تمھاری مال اور اولاد سے مدد کی۔'' (امین احسن اصلاحی)

''پھر ہم ان پر تمہارا غلبہ کر دیں گے، اور مال اور بیٹوں سے ہم تمھاری امداد کریں گے۔'' (اشرف علی تھانوی)

مذکورہ بالا دونوں ترجموں کے مقابلے میں ذیل کا ترجمہ درست ہے،

''پھر ہم نے پھیری تمہاری باری ان پر اور زور دیا تم کو مالوں سے اور بیٹوں سے'' (شاہ عبدالقادر)

مذکورہ تینوں ترجموں میں ہم دیکھتے ہیں کہ ایک میں 'رددنا' کا ترجمہ مستقبل کا کیا گیا ہے، جبکہ دیگر دونوں ترجمے

ماضی کے ہیں، مولانا امانت اللہ اصلاحی کا خیال ہے کہ یہاں 'رددنا' کا مستقبل کا ترجمہ زیادہ قرین صواب ہے، گو کہ فعل ماضی ہے مضارع نہیں ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ (رددنا) گذشتہ آیت میں وارد (بعثنا) پر عطف ہے، جو 'اذا' کے تحت آیا ہے، 'اذا' کی خاصیت یہ ہے کہ وہ حال اور مستقبل کے لیے آتا ہے، جبکہ 'لما' ماضی کے لیے آتا ہے، مزید یہ کہ سیاق کلام کے لحاظ سے یہ وعدے کا بیان ہے جیسا کہ کان وعدا مفعولا بتا رہا ہے، نہ کہ وعدہ پورا ہونے کا بیان ہے کہ ماضی کا ترجمہ کیا جائے۔

(۳) أَيَحۡسَبُونَ أَنَّمَا نُمِدُّهُم بِهِۦ مِن مَّالٖ وَبَنِينَ۔ (المومنون:۵۵)

''کیا گمان کرتے ہیں یہ کہ جو کچھ مدد دیتے ہیں ہم ان کو ساتھ اس کے مال سے اور بیٹوں سے۔'' (شاہ رفیع الدین)

''کیا یہ خیال کررہے ہیں کہ وہ جو ہم ان کی مدد کررہے ہیں مال اور بیٹوں سے'' (احمد رضا خان)

''کیا یہ سمجھتے ہیں کہ ہم جو انہیں مال واولاد سے مدد دیے جارہے ہیں'' (سید مودودی)

''کیا یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ ہم جو دنیا میں ان کو مال اور بیٹوں سے مدد دیتے ہیں'' (جالندھری)

مذکورہ بالا ترجموں کے مقابلے میں ذیل کے ترجمے زیادہ صحیح ہیں، کیونکہ سیاق کلام مدد دینے کا نہیں بلکہ مال اور بیٹوں سے نوازنے کا ہے۔

''کیا یہ سمجھتے ہیں کہ ہم جو ان کے مال واولاد میں اضافہ کررہے ہیں۔'' (امین احسن اصلاحی)

''کیا خیال رکھتے ہیں یہ جو ہم ان کو دیے جاتے ہیں مال اور اولاد'' (شاہ عبدالقادر)

''کیا یہ لوگ یوں گمان کررہے ہیں کہ ہم ان کو جو کچھ مال اولاد دیتے چلے جاتے ہیں'' (اشرف علی تھانوی)

ایک اہم بات یہ بھی ہے کہ مذکورہ بالا تینوں آیتوں کے ترجموں میں بعض لوگوں نے بنین کا ترجمہ اولاد کیا ہے جو درست نہیں ہے، بنین کا درست ترجمہ بیٹوں ہے۔ اولاد بیٹے اور بیٹی دونوں کے لیے آتا ہے، جبکہ ابن بیٹے کے لیے آتا ہے جس کے پانے پر عرب خوش ہوتے تھے، جبکہ بیٹی کو عار خیال کرتے تھے۔

(۴) فَلَمَّا جَاءَ سُلَيۡمَانَ قَالَ أَتُمِدُّونَنِ بِمَالٖ۔ (النمل:۳۶)

''تو جب سفیر سلیمان کے پاس پہنچا، اس نے کہا کیا تم لوگ میری مدد مال سے کرنا چاہتے ہو؟'' (امین احسن اصلاحی)

''جب وہ (ملکہ کا سفیر) سلیمان کے ہاں پہنچا تو اس نے کہا: کیا تم لوگ مال سے میری مدد کرنا چاہتے ہو؟'' (سید مودودی)

آیت مذکورہ میں ملکہ کا قول انی مرسلة الیھم بھدیة مذکور ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ملکہ کا سفیر ہدایا لے کر پہونچا تھا، نہ کہ کوئی مدد لے کر گیا تھا، اس لیے سیاق عطیہ اور تحفے کا ہے، مدد کا نہیں ہے۔

مذکورہ بالا اردو ترجموں کے بالمقابل انگریزی کے حسب ذیل دونوں ترجمے درست ہیں:

Then when he came unto Sulaiman, he said: are ye going to add riches

to me. (Daryabdi)
So when [the envoy] came to Solomon he said, "What! Are you offering me wealth? (Wahiduddin Khan)

(۵) كُلاًّ نُّمِدُّ هَـؤُلاء وَهَـؤُلاء مِنْ عَطَاء رَبِّكَ وَمَا كَانَ عَطَاء رَبِّكَ مَحْظُوراً۔ (الاسراء:۲۰)

''ہم تیرے پروردگار کی بخشش سے ہرایک کی مدد کرتے ہیں، ان کی بھی اور ان کی بھی، اور تیرے رب کی بخشش کسی پر بند نہیں'' (امین احسن اصلاحی)

''آپ کے رب کی (اس) عطا (دنیوی) میں سے تو ہم ان کی بھی امداد کرتے ہیں اور ان کی بھی'' (اشرف علی تھانوی)

آیت میں عطاء ربك کا صاف ذکر ہے، اس لیے مذکورہ بالا دونوں ترجموں کے مقابلے میں ذیل کے ترجمے درست ہیں:

''ہرایک کو ہم پہنچائے جاتے ہیں ان کو اور ان کو تیرے رب کی بخشش میں سے'' (شاہ عبدالقادر)

''اِن کو بھی اور اُن کو بھی، دونوں فریقوں کو ہم (دنیا میں) سامان زیست دیے جا رہے ہیں، یہ تیرے رب کا عطیہ ہے، اور تیرے رب کی عطا کو روکنے والا کوئی نہیں ہے'' (سید مودودی)

(۶) وَأَمْدَدْنَاهُم بِفَاكِهَةٍ وَلَحْمٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ۔ (الطّور:۲۲)

''اور مدد دیں گے ہم ان کو ساتھ میووں کے اور گوشت کے اس چیز سے کہ چاہتے ہیں'' (شاہ رفیع الدین)

''اور ہم نے ان کی مدد فرمائی میوے اور گوشت سے جو چاہیں'' (احمد رضا خان)

''اور ہم ان کی پسند کے میوے اور گوشت ان کو برابر دیتے رہیں گے'' (امین احسن اصلاحی)

''اور ہم ان کو میوے اور گوشت جس قسم کا ان کو مرغوب ہو روزافزوں دیتے رہیں گے'' (اشرف علی تھانوی)

''اور جس طرح کے میوے اور گوشت کو ان کا جی چاہے گا ہم ان کو عطا کریں گے'' (جالندھری)

اس مقام پر تو امداد کے لیے نوازش کا معنی بالکل یقینی ہے، کیونکہ جنت کی ساری نعمتیں دراصل اللہ کی نوازش اور عطیہ بتائی گئی ہیں، ان کی نوعیت امداد والی قرار نہیں پاتی۔ اور یہاں تو جنت کے پھلوں اور گوشت کا ذکر ہے، سیاق واضح طور سے نوازش کا ہے امداد کا نہیں ہے۔ اسی لیے ہم دیکھتے ہیں کہ فتح محمد جالندھری جو ایسے ہر مقام پر مدد کا ترجمہ کرتے ہیں، اس مقام پر عطا کرنے کا ترجمہ کرتے ہیں، وہیں ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ بعض مترجمین نے بشمول اس مقام کے ہر جگہ اس کا التزام کیا ہے کہ جہاں بھی امداد کا لفظ آتا ہے وہ مدد پہنچانا یا مدد کرنا ترجمہ کرتے ہیں۔ شاہ رفیع الدین اور احمد رضا خان کے ترجموں میں ہم کو یہی التزام نظر آتا ہے۔ جبکہ شاہ عبدالقادر کے ترجمے میں ہمیں مدد اور نوازش کے درمیان فرق کی بہت خوب رعایت ملتی ہے۔ اشرف علی تھانوی، سید مودودی اور امین احسن اصلاحی کے یہاں ہم کو اس فرق کی باضابطہ رعایت نظر نہیں آتی، چنانچہ شروع کے تین مقامات جن میں مال اور بنین سے نوازنے کا ذکر ہے، وہاں یہ تینوں بزرگ کبھی نوازش کا ترجمہ کرتے ہیں اور کبھی مدد کا، حالانکہ ان تینوں مقامات میں موقع کلام نوازش کا ہے نہ کہ مدد دینے کا۔ (جاری)